اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ صوبہ سندھ میں تھچے کے علاقے میں ایک مسیحی گاؤں سکندر آباد (ضلع نواب شاہ) کے تمام مکانات ایک مقامی زمیندار نے اپنے کارندوں کے ذریعے مسمار کر دیے اور بے سہارا غریب آبادی کو قریبی دیہات میں پناہ لینا پڑی۔ اطلاعات کے مطابق ۱۹۶۰ء میں چرچ نے ۴۵۰ ایکڑ زمین ننانوے سال کے پٹے پر حکومت سندھ سے حاصل کی تھی جو بعد میں چرچ کی طرف سے مسیحی ہاریوں میں تقسیم کر دی گئی۔ ۱۹۸۹ء میں ڈکیتی کی وارداتوں سے تنگ آ کر مسیحی آبادی نے سکندر آباد کی سکونت ترک کر دی۔ (ان وارداتوں میں چار مسیحی نوجوان بھی اغواء کر لیے گئے تھے۔) مسیحی ہاریوں نے زمین کچھ دوسرے کسانوں کو معاہدے کے تحت کاشت کے لیے دے دی۔ جب ۱۹۹۱ء میں امن و امان کی صورتِ حال نسبتاً بہتر ہوئی تو مسیحی ہاری دوبارہ سکندر آباد آ گئے مگر مقامی زمیندار کرم بگھیو نے انہیں دھمکیاں دینی شروع کر دیں کہ وہ زمین چھوڑ دیں، کیونکہ یہ زمین وزیر اعظم اسکیم کے تحت انہیں الاٹ ہو چکی ہے۔ ان دھمکیوں کا سلسلہ جاری تھا کہ ایک مقامی مسیحی نے بے دخلی کے خلاف نواب شاہ کی سول عدالت میں مقدّمہ دائر کر دیا جو ابھی فیصلہ طلب تھا کہ ۳۰ اکتوبر کو پوری بستی کو پرائمری اسکول اور چرچ کی عمارت سمیت تباہ کر دیا گیا۔

مسیحی برادری کے مذہبی رہنماؤں اور متاثرین نے ہی نہیں بلکہ بعض مسلمانوں نے انفرادی اور اجتماعی طور پر اس سنگ دلی اور لاقانونیت کے خلاف احتجاج کیا۔ ۱۰ نومبر کو سندھ کے بشپ جان جوزف کی سرکردگی میں نواب شاہ میں احتجاجی جلوس نکلا جس نے بجا طور پر انتظامیہ سے حصولِ انصاف کی اپیل کی اور مجرموں کو سزا دیے جانے کا مطالبہ کیا۔ ازحد خوش آئند پہلو یہ ہے کہ اس افسوس ناک المیے کا اعلیٰ ترین سطح پر نوٹس لیا گیا اور وزیر اعظم کے حکم پر سندھ کے وزیرِ ترقیات و منصوبہ بندی نے گاؤں کا دورہ کیا، متاثرین سے ملاقات کی اور بتایا کہ موضع سکندر آباد کے تمام مکانات دوبارہ تعمیر کیے جائیں گے اور مسیحی ہاری حسبِ معمول زندگی گزار سکیں گے۔

معاشرے کے کسی بھی کمزور طبقے کے ساتھ بالادست طبقوں کی زیادتی پر افسوس کیا جانا چاہیے اور اس پر صدائے احتجاج بلند کرنا ہر مسلمان کا اخلاقی فرض ہے مگر مذکورہ بالا واقعہ میں یہ افسوس دوچند ہے کہ اس میں اقلیّتی برادری کے افراد متاثر ہوئے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ صوبہ سندھ کی معاشی و سماجی صورتِ حال میں تبدیلی کب آئے گی کہ زمین کے حریص زمیندار غریب اور بے کس ہاریوں کی زمینوں پر قبضہ نہ کر سکیں گے، جن کے لیے ہاری صرف ہاری ہے، مسلمان یا مسیحی نہیں۔